قال اللہ تعالیٰ وانزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیء

الحمد للہ کہ کتاب فیض نصاب مصدق بتصدیقات علمائے کرام مزین بمواہیر
فضلائے عظام نافع جملہ خواص و عوام مثبت علم غیب رسول سید الانام
علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیام اسمے

سنہ ۱۳۲۰ھ



# اعلام الاذکیاء
## باثبات علم الغیب
## لخاتم الانبیاء

سنہ ۱۹۰۲ء

حسب فرمائش جناب مولوی محمد عماد الدین صاحب سنبھلی - باہتمام
جناب مولوی حافظ محمد احمد علیخان صاحب شوق دام ظلہم
مطبع احمدی کوچہ لنگر خانہ ریاست رامپور میں زیور طبع سے مزین ہوکر شائع ہوئی

حاشیہ پر خلاصہ ترجمہ جناب مولوی محمد علیم الدین صاحب اسلام آبادی شاگرد رشید مصنف رحمہ اللہ مرقوم ہے

تعداد ۱۰۰۰ جلد
حق تالیف محفوظ ہے
قیمت (۲) /

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## سوال اول

حضرات کرام علمائے عظام اہل سنت والجماعت دام فیضہم اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں زید دعوے کرتا ہے کہ حضرت سلطان الانبیا محبوب کبریا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے تمام غیوبات کا علم عطا فرمایا ہے دنیا میں جو کچھ ہوا یا آئندہ ہوگا حتیٰ کہ بدء الخلق سے لیکر جنت و دوزخ میں داخل ہونے تک کا تمام احوال اور اپنی امت کا تمام خیر و شر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالتفصیل جانتے ہیں اور جمیع اولین و آخرین کو مثل کف دست مبارک کے ملاحظہ فرماتے ہیں اس دعوے کے اثبات میں آیات قرآنی مثل وعلمک ما لم تکن تعلم اور ویکون الرسول علیکم شہیدا اور وما ہو علی الغیب بضنین اور ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اور الا من ارتضی من رسول وغیرہا من الآیات اور بکثرت احادیث صحاح اور اقوال علماء راسخین فقہا و محدثین و مفسرین پیش کرتا ہے بکر اس عقیدے کو شرک و کفر کہتا ہے اور دعوے کرتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ نہیں جانتے حتیٰ کہ آپکو اپنے اور اپنی امت کی خاتمہ کا

حال بھی معلوم نہیں تھا۔ اور کہتا ہے کہ جو کوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے علم ذاتی کہے وہ مشرک ہے۔ اور جو کوئی یہ کہے کہ اللہ نے آپکو علم غیب عطا فرمایا ہے وہ بھی مشرک ہے۔ اور اپنے دعوے کے اثبات میں تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے اب علماء ربانی کی جناب میں بادب التماس ہے کہ ان دونوں میں کون برسر حق اور موافق عقیدہ سلف صالح حضرات اہل سنت والجماعت کے ہے۔ اور کون مبتدع اور ضال و مضل۔ بینوا توجروا۔

## الجواب واللہ سبحانہ الموفق للصواب

زید حق پر ہے اور عقیدہ اسکا موافق عقیدہ سلف صالحین اہل سنت الجماعت کے ہے اور مطابق صریح آیات قرآن اور احادیث صحیحہ کے اور بکر کا عقیدہ فاسد باطل مخالف عقائد اہل سنت والجماعت موافق عقیدہ فرقہ ضالہ وہابیہ کے ہے۔ اور یہ عقیدہ وہابیہ نجدیہ خارجیہ کا مطابق عقیدہ کفار و مشرکین و منافقین اور یہود زمانہ نبوت کے ہے۔ پس بکر بے شبہ مبتدع اور ضال اور مضل ہے۔ پہلے ایک برہان سنئے۔ ابن عبد الوہاب نجدی اپنے والد کی کتاب التوحید کے خلاصۃ الخلاصہ میں تقویۃ الایمان جس متن کی شرح ہے کہتا ہے فمن اعتقد انہ اذا ذکر اسم نبی فطلع ہو علیہ صار مشرکا وہذا الاعتقاد شرک سواء کان مع نبی او ولی او ملک او جنی او صنم او وثن وسواء کان یعتقد حصولہ بذاتہ او باعلام اللہ تعالیٰ بای طریق کان یصیر مشرکا۔ الی قولہ وعن النبی فی الصحیح واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم فہذا الحدیث صریح فی انہ کان لا یعلم امر خاتمتہ فی حال حیاتہ فکیف یعلم حال امتہ بعد مماتہ جسکے رد میں علمائے مکہ شرفہا اللہ تعالیٰ وعظمہا بدیۃ مکیہ اور رجم الشہاب علی ابن عبد الوہاب میں لکھتے ہیں۔ ایہا الجاہل کیف تقول انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان لا یعلم امر خاتمتہ وقد قال اللہ تعالیٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر

وعسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ولسوف یعطیک ربک فترضی
وانا اعطیناک الکوثر واحادیث شفاعته لامته شفاعة لامته اکثر من ان یحصی وکیف قلت فکیف
لم یعلم حال امته بعد مماته الم تسمع انه صلی اللہ علیه وسلم قال حیاتی خیر لکم تحدثون ویحدث لکم
فاذا انا مت کان وفاتی خیر الکم تعرض علی اعمالکم فان رایت خیرا حمدت الله وان رایت
شرا استغفرت لکم اور ان آیات سے کہ وہ اپنے مدعا کے باطل پر دلیل لایا تھا رد فرمایا اللہ
تعالی علی ہذا بقوله ومن اضل ممن یدعو من دون الله من لا یستجیب له
الی یوم القیامة وهم عن دعائهم غافلون وبقوله تعالی ام لهم ایدٍ
یبطشون بها ام لهم ارجل یمشون بها ام لهم آذان یسمعون بها ام
لهم اعین یبصرون بها اس کے رد میں فرماتے ہیں کہ یہ آیات باتفاق المفسرین نے
حق الاصنام فجعلها ایضا فی حق من عرض علیها اعمال امته کل یوم غدوة وعشیة غیر قوم سیاهم
واعمالهم ویستغفر لهم ویرد سلام کل من سلم علیه ولو کانوا فی کل لمحة اکثر من الف الف وکیف
صلوة المصلین حیث کانوا فی مشارق الارض ومغاربها کفر صریح والحاد قبیح انتہی تفسیر کبیر کی
عبارت سے واضح ہے کہ عقیدہ مذکورہ موافق عقیدہ مشرکین اور منافقین اور یہود کے ہے۔ امام
رازی نے تفسیر کبیر میں اور امام جلال الدین سیوطی تفسیر در منثور میں اور علامہ قرطبی اور علامہ ابن
جریر طبری اپنی اپنی تفسیر میں تحت آیۂ کریمہ وما ادری ما یفعل بی ولا بکم کے لکھتے ہیں
کہ یہ آیت منسوخ ہے سورہ فتح کی آیات سے اور اسکو نقل کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس سے
عن ابن عباس انه قال لما نزلت هذه الآیة فرح المشرکون والمنافقون
والیهود وقالوا کیف نتبع نبیا لا یدری ما یفعل به وبنا فانزل الله تعالی
انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک الی قوله وکان
ذلک عند الله فوزا عظیما فبین تعالی ما یفعل به وبمن اتبعه ونسخت هذه الآیة وارغم الله
انف المنافقین والمشرکین تک کے بعد امام رازی نے اس عقیدہ کے باطل اور فاسد ہونے

تین دلیلیں اور ذکر کی ہیں۔ الاول ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا بد وان یعلم من نفسہ کونہ نبیا
ومتی علم کونہ نبیا علم انہ لا تصدر عنہ الکبائر وانہ مغفور لہ واذا کان کذلک امتنع کونہ شاکا فی انہ ہل
ہو مغفور لہ ام لا الثانی لا شک ان الانبیاء ارفع حالا من الاولیاء فلما قال فی ہذا ان الذین
قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون فکیف یعقل
ان یبقی الرسول الذی ہو رئیس الاتقیاء وقدوۃ الانبیاء والاولیاء شاکا فی انہ ہل ہو من المغفورین
او من المعذبین۔ الثالث انہ تعالی قال اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ والمراد
کمال الحال ونہایۃ القرب من حضرۃ اللہ تعالی ومن ہذا حالہ کیف یلیق بہ ان یبقی شاکا فی انہ من المعذبین
او من المغفورین بلکہ معنی ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کے یہ ہیں کہ بغیر اعلام الہی کے مجکو بعض علوم
نہیں اور حق تعالی کے بتانے سے سب کچھ جانتا ہوں اور یہ سنت قدیمہ ہی حق تعالی
کی کہ اپنے مقبولین کو علم غیب عطا فرماتا ہے چنانچہ سیاق آیت اسکی برہان واضح ہے
جیساکہ علماء مکہ کثرہم اللہ تعالی وشرفہا ابن عبد الوہاب نجدی کے رد میں [illegible] کتاب
[illegible] کے یہی معنے آیت مذکورہ کے علامہ ماوردی سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ
ان کافرون خارجیوں کا (جنمیں سے ابن عبد الوہاب بھی ہے) یہ عقیدہ موافق عقیدہ
کفار عہد نبوت کے ہے۔ اور نجدی کا وہ معنی لینا اس حدیث و آیت کا انکو محمول کرنا ہے
غیر محل صحیح پر یعنی یہ کہ حضرت صلعم کو اپنے خاتمہ کا حال معلوم نہ تھا۔ لما کثر اخبارہ بالمغیبات
وظہر اعجازہ وقام حجتہ علی المنکرین ازداد غیظہم وغضبہم صلی اللہ علیہ وسلم بانہ ادعی الرسالۃ اولا
ثم یرید ان نتخذہ الہا واخذوا الی التحکم والاستہزاء بالسوال عن کل شئی متی یکون وکیف یکون فامرہ
تعالی ان یقول ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم
یعنی ان اللہ تعالی یظہر علی رسلہ المغیبات ویخبرون بہا وذلک من الاعجاز الذی یخصہم
ویعجز بہ المنکرین وذلک باعلام اللہ سبحانہ واطلاعہ فلیس ما اقول امرا ابتدعا ل سنۃ اللہ
الذی علم آدم الاسماء کلہا واری ابراہیم ملکوت السموات والارض

۵

وقال عیسیٰ بن مریم انبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم وقال
یعقوب اعلم من اللہ ما لا تعلمون وانما انا بدون اعلام اللہ فما ادری ما یفعل بی
ولا بکم والکفار لما سمعوا ذلک حملوہ علی غیر محلہ وقالوا ہو لا یعرف مآلہ وامر خاتمتہ وشنّعوا بذلک
وتقاولوا فانزل اللہ تعالیٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر
واخبر بمآل المومنین فی الآیۃ الاخری بعدہا وفی القرآن آیات کثیرۃ تدل علی علمہ صلی اللہ علیہ وسلم
بمآل الصحابہ واہل بیتہ وعامۃ امتہ بحیث لا یحومہ شبہۃ باعلام اللہ تعالیٰ (الی قولہ لم نعد تفصیل الآیات
والاحادیث) وکل ما ذکرنا من الآیات والاحادیث فی الباب قطرۃ من بحار فضائلہ الموجودۃ
فی الکتاب والسنۃ وانما اطلنا بما ذکرنا لان شرذمۃ من کفرۃ الخوارج ومن اوحاہم [illegible]
یقعون فیہ صلی اللہ علیہ وسلم ویجترؤن بما لا یمکن من المومنین باللہ ورسولہ ویحقرون شانہ
صلی اللہ علیہ وسلم فما الانبیاء والاولیاء وہذہ الآیۃ الکریمۃ من اقوی الآیات وفساد [illegible]
افسادہم فی حطبہا وانباعہم کفرۃ عہدہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وشرورہم کشرورہم
وانکارہم الآیات المتکاثرۃ والاحادیث المتواترۃ انتہی۔ عجب چشم پوشی اور غشاوۃ ہے
جو آیت وحدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ثبوت علم غیب کی [illegible]
اُسکو انکار کی حجت گردانتے ہیں۔ مخالفین بجہت کمال بلادت وعدم مہارت علمی کے
اسی آیت وحدیث ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کو دیکھو شان نزول سے
واقع ہوئی ہے مرفوع کثرت اخبار بالغیب ہیں اور صاف صاف اسنے ثابت ہے کہ
علم غیب اللہ تعالیٰ کے اعلام سے ہے۔ اسی لئے ہم بہت سی غیب کی باتیں انکو بتلا [illegible]
اور [illegible] اور غیبوں انکو علم غیب دینا اور انکا اسکو ظاہر کرنا امت میں سنت قدیمہ
ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی نئی بات نہیں۔ باینہمہ نجدی خارجی اور انکے متبعین مانند کفار
عہد نبوت کے اسکے معنے یوں کرتے ہیں کہ آپ کچھ نہیں جانتے آپکو اپنے خاتمہ کا بھی حال
معلوم نہیں اور مثل منافقین اور یہود کے نفی علم عالم علوم الاولین والآخرین سے خوش

ہوسکے ہیں نعوذ باللہ من امثال ہذہ العقائد الخبیثۃ جب بکر کے عقیدہ کا فساد اور بطلان اور موافقت عقیدہ کفار سے واضح ہوگیا۔ زید کے عقیدہ کی خوبی اور موافق ہونا اسکا عقیدہ اہل سنت وجماعت کے اور مطابق ہونا نصوص قرآن اور احادیث سے ملاحظہ کیجئے۔ تفسیر خازن میں تحت آیۃ علمک ما لم تکن تعلم کے مسطور ہے قیل علمک من علم الغیب ما لم تکن تعلم وقیل معناہ وعلمک من خفیات الامور واطلعک علی ضمائر القلوب وعلمک احوال المنافقین وکیدہم ما لم تکن تعلم یعنی سکھایا آپکو علم غیب جو آپ نہیں جانتے تھے۔ بعضوں نے کہا سکھائیں اور بتائیں آپکو چھپی ہوئی باتیں اور دلکے بھید و نیز آپکو اطلاع دی اور منافقین کے حالات اور انکے فریبوں پر آپکو آگاہ کیا۔ تفسیر بحر الحقائق میں ہے آن علمت ما کان وما یکون است کہ حق تعالیٰ سبحانہ در شب اسریٰ بدان حضرت عطا فرمودہ چنانچہ در حدیث معراجیہ آمدہ است کہ من زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت ما کان وما سیکون میں کہتا ہوں جملۂ بلیغہ ما لم تکن تعلم جملہ مغیبات کو شامل ہے ازل سے ابد تک کی چیزیں جو ہو چکیں اور ہونے والی ہیں سب کا علم آپکے واسطے حاصل ہونا اس آیت سے ثابت ہے اور اس سے شرک لازم نہیں آتا اور نہ یہ منافی ہے للہ غیب السموات والارض اور عندہ مفاتح الغیب وغیرہ کے۔ اسواسطے کہ یہ علم آپکا اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہے بالذات یعنی بے بتائے مثل علم الٰہی کے۔ اور نیز علم الٰہی قدیم ہے اور یہ حادث۔ اور اختصاص حق تعالیٰ کا اول کے ساتھ ہے کہ وہ صفت ازلی قدیم ہے۔ اور معنی ان آیات کے یہ ہیں کہ بغیر اعلام الٰہی کسیکو علم غیب نہیں ہو سکتا خاص اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے اعلام اور بتانے سے غیر کو ہو سکتا ہے یہانتک کہ خمس لا یعلمھن الا اللہ کا علم بھی اُسکے اعلام سے ممکن ہے بلکہ واقع۔ علامہ شیخ حافظ ابن حجر مکی رح اپنے فتاوے میں فرماتے ہیں ان علم الانبیاء والاولیاء انما ہو باعلام اللہ لہم وعلمنا بذلک انما ہو باعلامہم لنا وہذا غیر علم اللہ تعالیٰ الذی تفرد بہ وہو صفۃ من صفاتہ القدیمۃ الازلیۃ الدائمۃ الابدیۃ المنزہۃ عن التغیر وسمات الحدوث والنقص والمشارکۃ والانقسام

بل ہو علم واحد علم بہ جمیع المخلوقات کلیاتہا وجزئیاتہا ما کان منہا وما یجری اور یجری ان یکون [illegible]

بضروری ولا کسبی ولا حادث بخلاف علم سائر الخلق فلا ینافی ذلک اطلاع اللہ تعالیٰ بعض خواصہ

علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس لا یعلمہن الا اللہ

ولان اکثر علوم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم یتعلق بالمغیبات بدلیل فعلمت علم الاولین

والآخرین انتہی۔ حافظ امام محقق جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں لکھتے ہیں [illegible]

بعضہم الی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتی علم الخمس ایضا وعلم وقت الساعۃ والروح وانہ صلی اللہ علیہ وسلم

امر بکتم ذلک۔ روح البیان میں تحت آیہ للہ غیب السموات کے ہے [illegible] ان العلم بالغیب

بالذات مختص باللہ تعالیٰ واما اخبار الانبیاء والاولیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین فبواسطۃ الوحی

والالہام وتعلیم اللہ تعالیٰ ومن ہذا القبیل اخبارہ علیہ السلام عن حال الحشر والنشر وکذا عن حال [illegible]

وکذا اخبارہ علیہ السلام عن اشراط الساعۃ وما یظہر فی آخر الزمان من [illegible]

الصلوۃ واتباع الشہوات وعن الشیخ سید الطائفۃ جنید البغدادی قدس اللہ سرہ تعالیٰ قال لی خالی ٨

تکلم علی الناس وکنت اتہم نفسی فی استحقاق ذلک ورایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی

لیلۃ الجمعۃ فقال تکلم علی الناس فانتبہت واتیت بابہ فقال لم تصدقنا حتی قیل لک فقعدت

غد للناس ای بطریق الوعظ والتذکیر فوقف علی غلام نصرانی متنکرا وقال ایہا الشیخ ما معنی قولہ علیہ السلام

اتقوا من فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ فاطرقت راسی ورفعت فقلت اسلم

فقد حان وقت اسلامک فاسلم الغلام انتہی۔ اور تفسیر تحت آیہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ

ولا اعلم الغیب [illegible] علیہ السلام ان یکلم الکفار علی قدر عقولہم فانہ صلعم کان یخبر عما مضی وما سیکون [illegible]

الحق فقد قال علیہ السلام لیلۃ المعراج فتجلی لی کل شیء فعلمت ما کان وما سیکون انتہی [illegible]

و تفسیر بالا سے صاف ظاہر ہے اس سے واضح ہو گیا کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں ایک بالذات وہ مختص

اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسری بالعطا جو بواسطہ وحی یا الہام یا کشف یا فراست ظہور کرے اور یہ اللہ تعالیٰ

کے ساتھ خاص نہیں بلکہ انبیاء اولیا کو ہوتا ہے اور ہوا ہے جیسا کہ ظاہر آیات اور احادیث متعارضہ [illegible]

حل ہو گیا اور باہم سب میں تطبیق ہو گئی اور اختلاف درمیان اقوال محدثین و مفسرین رضوان اللہ علیہم
وغیرہم کا اس تطبیق سے اٹھ گیا۔ علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں وقد تواترت
الاخبار واتفقت معانیہا علی اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب ولا ینافی الآیات الدالۃ
علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ اما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ لہ فمتحقق
بقولہ تعالیٰ الا من ارتضی من رسول۔ شیخ محدث دہلوی ترجمۂ مشکوۃ حدیث خمس
لا یعلمہن الا اللہ کی شرح میں لکھتے ہیں مراد آنست کہ بے تعلیم الٰہی بحساب عقل ہیچ کس
اینہا را نداند زانکہ آن امور غیب اند کہ جز خدا کسی آنرا نداند مگر آنکہ وی تعالیٰ از نزد خود کسی را بداناند
بوحی و الہام انتہی۔ اسمعیل حقی حاشیہ جلالین میں ہے کہ حضور پرنور صلعم کا عالم الغیب ہونا
اظہر من الشمس ہے وجوہ جمع کی درمیان آیات اور احادیث متعارضہ کے چند بیان کیے
ہیں قلت یحتمل ان یکون قال ذلک علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان اطلعنی
علیہ ویحتمل ان یکون قال ذلک قبل ان اطلعہ اللہ عز وجل علی علم الغیب فلما اطلعہ اللہ اخبر بہ کما
قال فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج ہذا الکلام
مخرج الجواب عن سوالہم ثم بعد ذلک اظہرہ اللہ تعالیٰ علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنہا لیکون
ذلک معجزۃ لہ ودلالۃ علی صحۃ نبوتہ انتہی من الخازن۔ اور ویکون الرسول علیکم شہیدا کی
تفسیر میں صاحب روح البیان لکھتے ہیں معنی شہادۃ الرسول علیہم اطلاعہ علی رتبۃ کل متدین بدینہ
وحقیقتہ التی ہو علیہا من دینہ وحجابہ الذی ہو بہ محجوب عن کمال دینہ فہو یعرف ذنوبہم وحقیقۃ ایمانہم
واعمالہم وحسناتہم وسیئاتہم واخلاصہم ونفاقہم وغیر ذلک بنور الحق وامتہ یعرفون ذلک من
سائر الامم بنورہ علیہ الصلوۃ والسلام انتہی۔ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اس آیت کے تحت میں افادہ
فرماتے ہیں۔ ویکون الرسول علیکم شہیدا یعنی و باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع
است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست
و حجابی کہ بدان از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس او میداند گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و

نیک و بد شما را و اخلاص و نفاق شما را لہذا شہادات او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول و
واجب العمل است و آنچہ او از فضائل و مناقب حاضران زمان خود مثل صحابہ و ازواج و اہل بیت
یا غائبان از زمان خود مثل اویس و صلہ و مہدی و مقتول دجال یا از معائب و مثالب حاضران
و غائبان میفرماید اعتقاد بران واجب است و ازین است کہ در روایات آمدہ کہ ہر نبی را بر اعمال
امتیان خود مطلع می سازند کہ فلانی امروز چنین میکند و فلانی چنان تا روز قیامت ادای شہادت
تواند کرد و یکون الرسول علیکم شہیدا اور قلیل و کذالک جعلناکم امۃ وسطا
با این نوع عمل توان فہمید کہ مراد از علیکم علی نفوسکم و مدعاکم مراد باید داشت بموجب مقام و
کہ گر امت راست گو و معتدل نباشد و اظہار حالی نیک و ناقص یا ناقص و کامل را کامل
پیغمبر کہ معصوم است چہ قسم مطابق مقولہ آنہا و تصدیق و تحرا آنہا گواہی دہد این است
بر مذاق جمہور مفسرین و علیکم متعلق بشہیدا است کہ شہید الطرف تضمین بران و لذلک
و رقیبا بلکہ میتوان گفت کہ شہادت درینجا بمعنی گواہی نیست بلکہ بمعنی اطلاع و نگہبانی است
تا از جادۂ حق بیرون نروند چنانچہ واللہ علی کل شیء شہید یہاں حضرت
شاہ صاحب اور صاحب روح البیان سے اس آیت کی تفسیر میں موافق مذاق جمہور مفسرین کے
واضح ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی امت کے کاملین بنیاد ہر شخص کے آپکے
ہے اور انکے ایمان کی حقیقت پر اس حجاب پر جو انکو ترقی سے مانع ہے اور انکے گناہوں
اور جملہ اعمال جوارح پر خواہ نیک ہوں یا بد اور اعمال قلوب پر یعنی اخلاص اور نفاق وغیرہ
غرض سب حالات ظاہرہ اور باطنہ اور جملہ واقعات ماضیہ اور آتیہ پر مطلع اور انسے خبردار
ہیں بلکہ ہر نبی کو ہر امتی کے ہر ہر عمل سے روزانہ اطلاع ہوتی ہے کہ فلاں شخص آج فلاں
کام کر رہا ہے نیک یا بد اور جب عام نبیوں کا اور خاص امتیوں کا غیب دانی کے باب میں یہ
حال ہے تو سلطان المرسلین خاتم النبیین کے مطلع الغیوب ہونے میں کیا کلام ہے اور حضرت
شاہ صاحب قدس سرہ فلا یظہر علی غیبہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں اطلاع بر غیب

حاصل نیست پس خبر است و اولیا را اطلاع بر غیب بطریق وراثت و تبعیت حاصل میشود نیز

شد مراد از اطلاع بر لوح محفوظ اطلاع بر موجودات نفس الامریه است که قبل از ظهور در وجودات

ومناسبع حاصل شود گو بمطالعه نقوش باشد یا بے مطالعه و این معنی اولیاء الله را نیز حاصل میگردد

اینکه بعضے گفته اند اطلاع بر لوح محفوظ بمطالعه و دیدن نقوش مخصوص بحضرت انبیا است نه اولیا

ست انتهی۔ وایک مکتب میں ہے الغیب الخاص به تعالیٰ هو الغیب المطلق لا الاضافی وعلم تمام

اضافی غیب اضافی ہے حضرت نے خبر دی باعلام الله تعالیٰ کما هو صحیح فی کتب الحدیث

بخاری شریف میں ہے ما من شیء لم اکن اریته الا رایته فی مقامی هذا حتی الجنة والنار یہ جواب

بخاری تمام جہان کے علم غیب کو شامل ہے۔ نیز بخاری میں ہے قال فقال الناس سلونی عما شئتم

فقال رجل من ابی قال ابوک حذافة فقام آخر فقال من ابی یا رسول الله قال ابوک سالم مولی شیبة

سلونی عما شئتم سے معلوم ہوا کہ جمیع مغیبات اور تمام امور غیبیه غائبه کو۔ نیز بخاری میں ہے

لا تسئلوا من شیء الا بینته لکم۔ روح البیان میں ہے ما انت بنعمة ربک بمجنون بستور عما کان

من الازل وما سیکون الی الابد لان الجن هو الستر بل انت عالم بما کان خبیر بما سیکون ویدل علی

هذا قوله علیه الصلوة والسلام فوضع کفه علی کتفی فوجدت بردها بین ثدیی

فعلمت ما کان وما سیکون۔ مواہب لدنیہ میں ہے اخرج الطبرانی عن ابن

عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله قد رفع لی الدنیا فانا انظر

الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیامة کانما انظر الی کفی هذه وعن

حذیفة قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم مقاما فما ترک شیئا

یکون فی مقامه ذلک الی یوم قیام الساعة الا حدث به حفظه من حفظه

ونسیه من نسیه الحدیث۔ مشکوٰۃ میں عبد الرحمن بن عائش سے مروی ہے قال

رسول الله صلی الله علیه وسلم فوجدت بردها بین ثدیی فعلمت ما فی السموات

والارض۔ اسکے ترجمہ میں حضرت شیخ محدث دہلوی فرماتے ہیں پس دانستم ہر چہ در آسمانہا

وہر چہ در زمین بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی واحاطہ آن وتلاوت خواند
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مناسب این حال وبقصد استشہاد بر امکان آن این آیت را وکذلک
نری ابراھیم ملکوت السموات والارض وانکشاف آن گفتہ اند کہ تفاوت است در میان
این دو رویت زیرا کہ خلیل علیہ السلام ملک آسمان وزمین دید وحبیب ہرچہ در آسمان وزمین
عالی از ذوات وصفات وظواہر وبواطن ہمہ را دید۔ ملا علی قاری ابن حجر سے نقل کرتے ہیں ما فی السموات
والارض کی شرح میں جمیع الکائنات التی فی السموات بل وما فوقہا کما یستفاد من قصۃ المعراج
والارض ہی بمعنی الجنس ای وجمیع ما فی الارضین السبع بل وما تحتہا کما افادہ اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن الثور والحوت اللذین علیہما الارضون کلہا ویمکن ان یراد بالسموات الجہۃ العلیا وبالارض الجہۃ
السفلی فیشمل الجمیع انتہی۔ علامہ طیبی شرح مشکوۃ میں اس حدیث کے معنے لکھتے ہیں والمعنی انہ کما
اری ابراھیم ملکوت السموات والارض کذلک فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت
ما فیہا من الذات والصفات والظواہر والمغیبات۔ اسیطرح ملا علی قاری شرح شفا میں لکھتے ہیں
واطلعہ علیہ ای علی الغیب من علم ما کان فی عالم الشہادۃ وما کان فی عالم الغیب
من السعادۃ والشقاوۃ لقولہ تعالی وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک
عظیما اور شرح قصیدہ بردہ میں تحت شرح فان من جودک الدنیا وضرتہا ومن علومک
علم اللوح والقلم کے ملا علی قاری لکھتے ہیں وکون علومہما من علومہ صلعم ان علومہ تتنوع الی الکلیات
والجزئیات وحقائق ودقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمہما یکون سطرا
من سطور علمہ ونہرا من بحور علمہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔ اس تحقیق سے واضح ہوا کہ لوح محفوظ کا سارا
علم آپکے علوم اولی جزسے ہے پس احاطہ علم غیب میں آپکا علم لوح محفوظ سے بڑھا ہوا ہے اور
ہے مشکوۃ میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال احتبس عنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ عن صلوۃ الصبح حتی کدنا نتراءی عین
الشمس فخرج سریعا فثوب بالصلوۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من تجوز فی صلوته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال اما انی ساحدثکم ما حبسنی الی قوله صلی الله علیه وسلم فاذا انا بربی تبارک وتعالی فی احسن صورة فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت لا ادری قالها ثلثا قال فرأیته وضع کفه بین کتفی وجدت برد انامله بین ثدیی فتجلی لی کل شیء وعرفت الی آخر الحدیث بطوله رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح وسألت محمد بن اسمعیل عن هذا الحدیث فقال هذا حدیث صحیح۔ راقم الحروف کہتا ہے اس حدیث سے بھی جناب سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلع الغیوب ہونا بہ نسبت جمیع اشیا اور حقائق اور دقائق اور اسرار عالم ملک اور ملکوت وغیرہ کو علم تفصیلی کے ساتھ صراحۃ ثابت ہے۔ نیز صحیح بخاری اپنے مقام میں ہے عن عمر رضی الله عنه قال قام فینا النبی صلی الله علیه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم کرمانی اور خیر جاری میں ہے والغرض انه علیه السلام اخبر عن المبدء والمعاد والمعاش جمیعا اور علامہ طیبی حاشیہ مشکوۃ میں اس حدیث پر لکھتے ہیں دل ذلک انه صلی الله علیه وسلم اخبر عن جمیع احوال المخلوقات شیخ ترجمہ میں فرماتے ہیں یعنی احوال مبدء و معاد از اول تا آخر ہمہ بیان فرمود۔ صحیح مسلم میں ہے عن حذیفة قال اخبرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بما هو کائن الی ان تقوم الساعة الخ وعن عمرو بن اخطب الانصاری رضی الله عنه قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا حتی حضرت الظهر فنزل فصلی الظهر ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما هو کائن الی یوم القیامة قال فاعلمنا احفظنا رواه مسلم۔ تاریخ الخلفا سیوطی اور مواہب لدنیہ میں ہے والله لقد ترکنا رسول الله صلی الله علیه وسلم وما یحرک طائر جناحیه فی السماء الا ذکر لنا منه علما ... شاہد فانه لما کان مثل طیور

خلقه اسه کان شاهدا بوحدانیة الحق وربوبیته وشاهدا لما اخرج من العدم الی الوجود من الارواح
والنفوس والاجرام والارکان والاجسام والاجساد والمعادن والنباتات والحیوان والملک والجن
والشیطان والانسان وغیر ذلک لئلا یشذ عنه ما یمکن للمخلوق درکه من اسرار افعاله وعجائب
صنعه وغرائب قدرته بحیث لا یشارکه غیره ولهذا قال علیه السلام علمت ما کان وما سیکون
لانه شاهد الکل وما غاب عنه وشاهد خلق آدم علیه السلام ولاجله قال کنت نبیا وآدم
بین الماء والطین ای کنت مخلوقا وعالما بانی نبی وحکم لی بالنبوة وآدم بین الماء والطین
جسد بلا روح ولم یخلق بعد واحد منهما فشاهد خلقه وما جری علیه من الاکرام والاخراج من الجنة بسبب
المخالفة وما تاب الله علیه الی آخر ما جری علیه وشاهد خلق ابلیس وما جری علیه من امتناع السجود
لآدم والطرد واللعن بعد طول عباداته وورود علیه بمخالفة امر واحد فحصل له کل حادث جری من الانبیاء
والرسل والامم فهو من علیهم ثم انتقل روحه فی قالبه المنیر واداه له نور علی نور فهو کل ما حوی من وجوده
علوم کل نبی وولی من علومه حتی صحف آدم وابراهیم وموسی وغیرهم من اهل الکتب الا آنت نفسه
امام محقق حافظ جلال الدین سیوطی اپنی کتاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب میں لکھتے ہیں
وعرضت علیه امته باسرهم حتی رآهم وعرض علیه ما هو کائن فی امته حتی تقوم الساعة قال
وعرض علیه الخلق کلهم من لدن آدم فمن بعده وعلم کما علم آدم اسماء کل شیء وهو سید آدم واکرم
الخلق علی الله وافضل من سائر المرسلین یہ انموذج علامہ سیوطی کی وہ کتاب ہے جسمیں کہ بارہ سو
خصائص حضور سرور کائنات صلی الله علیہ وسلم کے بیس برس میں جمع کرکے لکھے ہیں جن میں سے
عالم الغیب ہونا آپکا ایک خصیصہ ہے اسیطرح حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی الله عنہ جو
امام علم عقائد وغیرہ اہل سنت وجماعت کے ہیں اپنی کتاب تاویلات میں تحت آیۃ وعندہ مفاتح
الغیب کے لکھتے ہیں ورسول الله صلی الله علیہ وسلم یعلم ذلک اسیطرح روح البیان میں
حضرت شیخ نجم الدین کبری سے وکذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الغیبیۃ کما جاء فی حدیث
اختصام الملائکۃ انہ قال فوضع کفہ علی کتفی فوجدت بردہا بین ثدیی فعلمت علم الاولین والآخرین

وفی روایة علم ما کان وما یکون انتہی نیز اسی میں ہے انہ علیہ السلام حی بحیاة الدوام مفتوح علیہ السلام
ورد الله علی روحی ای ابقی فی شعور حیاتی الحسی فی البرزخ وادراک الحواس
من السمع والنطق فلا ینفک الحس والشعور الکلی عن الروح المحمدی ولیس له
غیبة عن الحواس والاکوان لانه روح العالم وسره الساری انتہی مدارج النبوة
بیان معراج میں ہے۔ پس نزدیک گردانید مرا بخود پروردگار من وچنان شدم کہ فرمودہ است
ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وپرسید از من پروردگار من چیزے
پس نتوانستم کہ جواب گویم پس نہادہ دست قدرت خود درمیان دو شانہ من بے تکیف و تحدید
پس یافتم سردی آن را در سینہ خود پس داد مرا علم اولین وآخرین اور دوسری جگہ لکھتے ہیں تعلیم کردہ
مرا پروردگار من فادانستم کردہ است ہمہ علوم واسرار ما کان وما یکون اور اول مدارج میں فرماتے ہیں
وھو بکل شیء علیم وہی صلی اللہ علیہ وسلم دانا است بر ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی
واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وبجمیع علوم ظاہر وباطن اول وآخر احاطہ نمودہ مصداق فوق
کل ذی علم علیم شدہ اور آخر مدارج میں لکھتے ہیں خلاف نیست نزد محققین در آنکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم متصف ومتحقق است بجمیع اسماء حسنی اور اس سے پہلے بعض اسماء کی سات اقسام
میں علیم جو ذکر کیا ہے انہیں علیم اور علام کو گنا ہے کتاب ناموس میں علم سے اور ایسا ہی شفا
قاضی عیاض میں ہے اور لکھا ہے قاضی نے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
مطلع غیب ہونا تواتر سے ثابت ہے اور یقینی ہے ومن ذلک ما اطلع علیہ من الغیوب وما یکون
والاحادیث فی ہذا الباب بحر لا یدری قعرہ ولا ینزف غمرہ وہذہ المعجزة من جملة معجزاته المعلومة علی القطع
الواصل الینا خبرہا علی التواتر لکثرة رواتها واتفاق معانیها علی الاطلاع علی الغیب انتہی اور یہی
مضمون بعینہ شرح مواہب لدنیہ زرقانی میں ہے وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیها علی
اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب انتہی علامہ [illegible] حاشیہ شرح اربعین ابن حجر میں لکھتے ہیں
ولکن کما قال [illegible] ان الله لم یقبض نبینا صلی الله علیه وسلم حتی اطلعه علی کل ما ابہم عنه الا انه امر بکتم

بعض اعلام بعض جسکی تحقیق روح البیان میں اسطرح کی ہے کہ سوائے علم اولین و آخرین کے

آپکو تین قسم کے علوم اور عطا ہوئے اول علوم حقائق صرفہ جنکے چھپانے کا عہد لیا گیا کیونکہ

تحمل سوائے آپکے اور کسی مخلوق کو نہیں ہو دوسرے علوم معارف آپکو انکے بتانے کا اختیار

تیسرے علوم شرائع و احکام دینیہ جنکے عام طورسے پہونچانے کا حکم ہوا چنانچہ پہلے اس شب

معراج کو نقل کرتے ہیں قال صلی اللہ علیہ وسلم سألنی ربی فلم استطع ان اجیبہ

فوضع یدہ بین کتفی فوجدت بردہا فاورثنی علم الاولین والآخرین

وعلمنی علوما شتی فعلم اخذ علی کتمانہ اذ علم انہ لا یقدر علی حملہ غیری

وعلم خیرنی فیہ وعلم امرنی بتبلیغہ الی العام والخاص من امتی انتہی

میں کہتا ہوں اس تفصیل یدل علی ان العلوم الثلثۃ غیر علوم الاولین والآخرین کما یدل علیہ العطف

الاولین والآخرین فالعلم الاول من باب الحقیقۃ الصرفۃ والثانی من باب المعرفۃ والثالث من

باب الشریعۃ انتہی نیز روح البیان میں ہے وقد انعقد الاجماع علی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم

اعلم الخلق وافضلہم علی الاطلاق میں کہتا ہوں یہ اجماع حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے

احاطہ علمی جملہ ما کان و ما یکون کے واسطے کافی اور وافی ہے ... کہ سارا ...

علم اولیا کو ہوتا ہے اور منقول تحمل ہوا ہے اور علوم جنکے لوح محفوظ میں جمیع ما کان

و ما یکون ازل سے ابد تک مرقوم اور محفوظ ہے پس جب حضور اقدس اعلم الخلق ہوئے بالاجماع

تو عالم ہوئے لوح محفوظ کے بالاجماع بلکہ اس سے زیادہ کے عالم ہوئے اور جب آپ لوح محفوظ

کے عالم ہوئے بالاجماع تو عالم ہوئے جمیع ما کان اور ما یکون کے بالاجماع کیونکہ اسمیں یہ اجماع

کہ لوح محفوظ میں سب کچھ ہی تبیانا لکل شیء جاودانہ کتاب و سنت اور اجماع سے پیش کئے گئے واسطے

تسلی اور اطمینان خاطر ارباب ظاہر کے اور ایسا ہی مذکور ہے کتب فقہ اور کتب عقائد اور تفاسیر

کتب حدیث وسیر وغیرہا میں جسکی تفصیل رسالہ جوابات میں مفصلاً فقیر سے طلب کرنی چاہئے

مثلا حاطہ علم غیب کا ارباب باطن کے نزدیک ایسا جلی بدیہیات سے ہے کہ اسکا انکار کریگا مگر ...

١٦

محروم ازلی ہو گا بلکہ بعضی عارفین فرماتے ہیں کہ علم غیب جسکو نصیب ہو اور اسکا خاتمہ بالخیر ہو گا
خوف ہی اور انہ سنے درجہ غیب کا پایا کہ اسکا منکر ہو بلکہ اسکی تصدیق کرے اہل اللہ
کے مطلع بر غیبیات ہونیکا معتقد ہو اور جو منکر ہو گا کبھی اوسکو اس علم وہبی کے ساتھ نوازیں
اور یہ علم غیب حصہ یقین اور مقربین آلہی کا علم ہے کما فی الاحیاء رجال بعض العارفین من لم
یکن له نصیب من هذا العلم ای العلم الوهبی الکشفی اخاف علیه سوء الخاتمة وادنی النصیب التصدیق
به وتسلیمه لاهله کما هو مرسوم ان الله یرزق من یشاء وهو علم الصدیقین والمقربین جناب سیالکھا
سلطان العارفین صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلع الغیوب ہونے میں بحث باوجود فرمان غیب
الاذعان آلہی اور حضرت رسالت پناہی علمت علم الاولین والآخرین بہت ہی
محل حیرت ہے حضور اقدس کے آستان مقدس کے فیضیاب مطلع بر غیبیات ہوتے ہیں
الامان والحفیظ اور اگر یوں کہے حضرت خواجہ فرید الدین عطار رضی اللہ عنہ حضرت اویس قرنی رضی
عنہ کا مقولہ تذکرۃ الاولیا میں نقل فرماتے ہیں من عرف اللہ لا یخفی علیه شیء
روح البیان میں لکھا ہے من عرف اللہ عرف کل شیء حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان سے گفتہ اند کہ زمین
در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست و ما میگوئیم چون روی ناخنی ست ہیچ چیز از نظر ایشان
غائب نیست انتہی کذا فی النفحات حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی
اللوح المحفوظ کذا فی بہجۃ الاسرار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی اپنی
کتاب مستطاب معارف لدنیہ میں فرماتے ہیں فنا فی اللہ کے بعد میسر ہوتا ہے کہ ہر ذرہ جزو
خود را مرآت تمام اشیا یابد و اشیا را در آن جہت مطالعہ نماید حضرت شیخ اکبر
رضی اللہ عنہ اسرار الخلوۃ میں فرماتے ہیں کہ عارف مبتدی کیواسطے الخلق مرآۃ الحق ہے
اور عارف منتہی کیواسطے الحق مرآۃ الخلق فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں کہ حق تعالی از

بصری بصر اور بصیرت سے پردہ اوٹھا لیا مجھ پر جملہ امور غائبہ کو کھول دیئے یعنی تمام انبیا
علیہم السلام کو مشاہدہ کیا حضرت آدم سے لیکر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک بلکہ
مجکو اللہ تعالے نے جملہ انبیا علیہم السلام کی ساری امتوں کو جو اونکے زمان اقدس میں تھیں
کہ ایک بھی ان میں سے باقی نہ رہا جسکو میں نے نہ دیکھا ہو جو موجود ہیں اور جو آئندہ ہونگے تا
قیامت تک چاہے خاص خاص لوگ ہوں اونمیں سے یا عام سبکو میں نے دیکھا اور مشاہدہ کیا
بلکہ ہر ایک جماعت کے مرتبے دیکھے اور اونکی حد پہچانی اور اونکی قدر پر واقف ہوا
اور میں نے اطلاع پائی اون سب اشیائے غائبہ پر جنپر میں ایمان لایا ہوں بطریق اجمال کے
اور جو جو امور عالم علوی میں ہیں مثل ہمارے باری تعالے کے صفات کریمہ اور
بہشت دوزخ حساب و حشر و درجات و برکات و عرش و ملائکہ وغیرہ یہ سب مجھ پر کھل گئے
مشاہدہ ہوئے فقط کشف اللہ عن بصری و بصیرتی فشاہدت الاشیاء مشہودا و شاہدت جمیع
الانبیاء کلهم من آدم الی محمد علیهم الصلوة والسلام واشهدنی الله تعالی اممهم
کلهم حتی ما بقی منهم احد ممن کان ویکون الی یوم القیامة خاصتهم وعامتهم
ورأیت مراتب الجماعة کلها وعلمت اقدارهم واطلعت علی جمیع ما آمنت به
مجملا مما هو فی العالم العلوی وشهدت ذلک کله انتہی بیان جو کچھ ہے لکھا
نہایت مختصر لکھا جسکو تفصیل دیکھنی منظور ہو ہمارے رسالہ جوابات مفصلہ کو مطالعہ کرے کہ اس
مسئلہ کی تحقیق اور علم غیب کے ثبوت میں ہے جسمیں تین سو آیات قرآنی سو حدیثیں اور پانچسو
اقوال مصنفین اور اونکا اجماع اور اتفاق نقل کیا ہے واللہ سبحانہ اعلم۔

## سوال ثانی

جو شخص شیطان کے علم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ کہے اوسکا کیا حکم ہے

## جواب

جو شخص شیطان علیہ اللعنۃ کے علم کو معاذ اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ کہے

دوسرے کا علم وہ ہے جو منکر آیات قرآنی اور منکر احادیث صحیحہ [illegible] شان حق
رسالت صلعم کو حکمت تفصیل اشیاء [illegible] اس احوال کی یہ ہے کہ شخص [illegible] منکر ہوا
اپنے اس قول سے [illegible] اس امر کی ہے کہ سوا رسول
مرتضٰے کے اخص ہمارے رسول مقبول [illegible]
اپنے غیب خاص پر کسی کو مطلع نہیں کرتا جیسے آیہ کریمہ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من
ارتضٰی من رسول اسواسطے کہ اس آیت سے [illegible] ثابت ہے کہ اس مرتضٰے
کے غیب خاص پر ہوا ہی رسول مقبول کے علاوہ انبیا علیہم السلام ہے اور کسی کو اطلاع
نہیں ہوا خواہ بشر ہوں یا جن یا شیطان ثانیا یہ شخص منکر ہوا اون احادیث کا جو یہ صحیحہ صریح کا جنمیں
تصریح ہے کہ خاص مجکو اللہ تعالے نے ایسا علم عطا فرمایا اور خاص میرے لئے ایسا کیا
جیسے مثلت لی امتی فی الماء والطین یعنی تصویرات امت مین در آب و گل بانکے
مین شودند و علمت الاسماء کلہا کما علم آدم الاسماء کلہا رواہ الدیلمی عن ابی رافع
کما فی التفسیر فتح العزیز اور جیسے ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ماہو کائن
فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما کما فی المواہب اللدنیہ وغیرہا دوسرے شیطان کے لئے جو علم ثابت ہے
احادیث اور روایات سے اوس سے فقط بعض موجودات کا علم ثابت ہے قطعا نہ کل
موجودات اور معدومات کا بخلاف علم ہمارے سرور کے کہ وہ علم حاوی اور محیط جمیع ما
کان اور ما یکون کو ہے نہ صرف موجودات یا بعض کا تیسرے علم شیطان صرف بعض موجودات
ارضیہ اور انکے متعلقات کا ہے نہ کہ سموات وغیرہا کا جب سے راندہ گیا اور
ہمارے سرور کائنات کا علم بطریق اطلاق وعموم اور احاطہ وشمول خود آپکے کلام مبارک
سے ثابت ہوا فتجلی لی کل شئ اور فانکشف لی ما کان وما یکون اور علمت ما
فی السموات والارض اور علمت علم الاولین والآخرین وغیرہا اور جب علم شیطان

یہ محیط اور شامل ہوا نہ مافی السموات علی الاطلاق اور سکے علم مین اصلاً داخل تو اس تقدیر پر سارا
بھی معلوم ہو جاوے کہ یہ کہنا کہ ایسا شخص اس قول سے مکذب ہوا جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم کا اسلئے کہ آپ فرماتے ہین فتجلی لی کل شئی وعرفت اور حدیث مین ہے ان
اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا جسکا حاصل یہ ہے کہ مجھکو ہر چیز کا علم ہے اس سے
اعلم ہونا آپکا ظاہر ہے اور یہ شخص شیطان کو اعلم کہتا ہے اگر ان مضامین کو احادیث سے
ثابت نہین مانتا تو جاہل ہے اور اگر ثابت مان کر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین معاذ اللہ
ہوا خلاف ہونیکا زعم کرے تو صریح کفر ہے کہ مجوز کذب علی الانبیاء بالاجماع کافر ہے
اگرچہ ظاہر مسلمان باایمان ہو کیونکہ اسلام وتوحید اوسکا قابل اعتبار نہین کما فی الشفاء
للقاضی رحمۃ اللہ علیہ من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ولکن
جوز الکذب علی الانبیاء فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعہا فہو کافر
بالاجماع اور بعد اس قول سے شخص مذکور بہتان اور افترا کرنیوالا ہے حضرت رسالت پناہ علیہ
افضل الصلوات والتسلیمات پر اسلئے کہ آپ فرماتے ہین کہ مجھکو حق تعالی نے سب چیز بتا دی
ہیں ما کان وما یکون کو اوپا جسکا مفاد یہ ہے کہ میں اعلم خلق ہون چنانچہ اسی پر اجماع
ہے کمامر وسیاتی اور یہ شخص کہتا ہے کہ آپ اعلم نہین بلکہ شیطان اعلم ہے تو گویا اس شخص نے
آپکی نسبت یہ کہا کہ آپ خلاف واقع کے مدعی ہین اور خلاف حق کے مصدق اور یہ بالکل
خلاف واقع کا بعینہ ایسا ہے جیسا کہ مثلاً آپنے اون چھوکریون کا گانا سنا ہے جو دف
بجا کر گاتے ہین تب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپنے تو حرام سنا ہے اور اسکا معتقد ہو
تو اس تہمت اور اعتقاد سے بالاتفاق وہ پر حکم کفر عائد ہوگا جیسا کہ قاضی شوکانی اپنے رسالہ
ابطال دعوے الاجماع مین بوارق الالماع امام محمد غزالی رح سے ناقل ہین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اذا سمع الجواری یغنین بالدف کما فی حدیث الربیع بنت معوذ بن عفراء فلو قال قائل
ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سمع حراما وانسمع محرم حرام واعتقد ذلک فقد کفر بالاتفاق

خاتم مشایخ شخص اس قول مین فقط سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی مکذب اور او نہین پر مفتری ہوا بلکہ یہ تکذیب اور افترا اوس پاک حق تعالےٰ تک منسوب ہوگا اسلئے کہ جب آپ علیہ السلام وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی آپکا فرمان حق کا فرمان ہوا اور نیز قطع نظر اس سے حق تعالےٰ کے کلام پاک سے آپکی اہلیت ثابت ہے جیسا کہ یاایھا الذین آمنوا اس قائل ہے شیطان اگر اوس فرقہ سے ہو جو امکان کذب باری کے قائل ہین تو ظاہر ہے کہ جب خدا کا جھوٹ بولنا اونکے نزدیک بعید نہین تو رسول صلعم کا جھوٹ بولنا کیا بعید ہوگا اور اگر اوس فرقہ سے نہین ہے تو اس قول سے اونکے ہان مین ملانے لازم ضرور ہوگیا کما لا یخفے علی من لہ ادنے فہم و ذکا اور اوسمین کوئی شبہ نہین کہ اس تکذیب اور افترا اور استخفاف مین ایذا ہے اللہ اور اللہ کے رسول کو اور موذی اللہ ورسولہ کا دونون جہان مین ملعون ہے نص قطعی قرآن سے ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذابا مھینا اور جسکو اسکی ایذا ہونے مین تردد ہو اوسکو چاہیے کہ اپنے حال مین ذرا غور کرکے دیکھے کہ استلزامات حقارت اپنے حق مین یا اپنے بزرگون اور بڑون کی شان مین تجویز کرتا ہے یا نہین پھر سید العالمین کی نسبت کیونکر یہ تجویز ہے جنکی شان ارفع ہا اور ذی مثل ہا اوذیت ہے بحث کمال عظمت کے اور ابن نویرہ کو قتل کرنا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا صرف صاحبکم کے لفظ پر غور کرو ہر چند یہ بات تفصیل طلب ہے مگر بوجہ عدیم الفرصتی صرف ایک دو روایت شفا پر جو مرض منصف کو شفا بخشنے والی ہے اکتفا کرتا ہون وانا اشک من اضاف الی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تعمد الکذب فیما بلغہ واخبر بہ او شک فی صدقہ او سبہ او استخف بہ او باحد من الانبیاء او ازری علیھم او آذاھم فھو کافر باجماع انتھے بلکہ مین کہتا ہون کہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے منصب نبوت کی حقارت لازم آوے مثلاً یون کہے کہ جیسا اون مین بھی انبیاء ہوتے ہین او نہین کے جنس سے بندرون مین بندر ہی ہے اور خنزیرون مین خنزیر ہوا اور

ہے کون مین جہنگ ہو اس سنت بھی بالاجماع کافر ہوجاتا ہے پھر کیا گمان ہے شیا اور ان علوم
کی نسبت جن سے حقارت لازم آوے سلطان المرسلین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلعم کی
کمال سے فی ختما کیونکہ مکفرین میں نسبت بعض الفقہاء ان فی کل شخص [illegible]
من الفقہ وفی درمختار رد المحتار باب [illegible] اسکے توہین انبیاء [illegible]
[illegible] الاتجلی [illegible] النسبت [illegible] اجماع المسلمین [illegible]
قائل ایسا کہنے والا شخص اس قول سے منکر ہوا اجماع کا اسلئے کہ اجماع تمام اہل سنت وجماعت
اور محققین کا اسپر منعقد ہوچکا ہے کہ ہمارے سرور خاتم النبیین سلطان المرسلین کا علم کل مخلوق
سے زیادہ ہے کمافی روح البیان وغیرہ وقد انعقد الاجماع علی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
اعلم الخلق وافضلہم علی الاطلاق ہے اعلم [illegible] عالم [illegible]
اور منکر اجماع کا حکم معلوم ہے جیسے منکر آیات اور احادیث کا حکم فی الاصل ان [illegible]
بہ شرعیا علی سبیل الیقین یعنی ان الاجماع فی الامور الشرعیۃ یفید [illegible]
فیکفر جاحدہ کما فی نور الانوار وغیرہ من کتب الاصول درمختار میں ہے باب صلوۃ [illegible]
میں والصلوۃ علیہ فرض کفایۃ بالاجماع فیکفر منکرہا لانہ انکر الاجماع انتہی [illegible]
علامہ شامی فرماتے ہیں من انکر المجمعین من الفقہاء [illegible]
خالف الاجماع وجہنم [illegible] ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی [illegible]
غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا [illegible]
من خالف الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ وحکوا الاجماع علی تکفیر
من خالف الاجماع تو ایسا شخص اس قول سے تکفیر کرنے والا [illegible] شان سلطان الانبیاء
کا اسلئے کہ قول مساوات علم شیطان کا علم سرور علیہ الصلوۃ والسلام سے قطعا مستلزم [illegible]
شان حضور ہے چہ جائے کہ زیادہ کہنا نعوذ باللہ من ذلک بفرض محال اگر مساوی بھی ہو
تب بھی ایسا کہنا موجب حقارت شان عظمت حضرت خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

کا خلاصہ کیا ہے اور خلاصہ ترجمہ لکھدیا گیا ہے۔ [illegible]

کا تھا کیونکہ [illegible] باعث ایجاد عالم و انبیا اور وہ [illegible] بارگاہ حق تعالیٰ سے مقابلہ کرنا

ایسے مقبول خدا خلاق کے ایسے مردود بدترین مخلوقات کو وصف وتمیز میں بھی مساوی

مستوجب تحقیر [illegible] ایسا ہو اور ایسا کہا جاوے جیسے [illegible] کو ای تخصیص

فی [illegible] بحث [illegible] مستلزم تحقیر کے [illegible] قول باطل

کے مطابق ہے [illegible] جو صریح فی کتب العقائد والفقہ وتحریم استخفاف کرنیوالے کا حکم کفر ہے

[illegible] کا بالاجماع ثابت [illegible] آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ آیات کبریٰ کو

اور [illegible] نکلنا ثابت قوسین او ادنیٰ کے بمعنی النص قطعی سے ثابت جسمیں

[illegible] علم کا ثبات قدرت قطعی جسکا یقین کسی

[illegible] ایسا نصیب نہیں شیطان کو شیطان ہے [illegible] قول علمیت شیطان سوائے

حزب شیطان کے اور کون مسلمان کرسکتا ہو [illegible] احادیث معراج جو ثبت ہیں رویت اون

عجائبات ملک وملکوت وسموات اور فوق سموات وغیرہا من [illegible] امثالہا کے مشاہدہ

میں [illegible] منکر بالاتفاق ضال اور مضل ہے یعنی خود گمراہ اور دوسرے کو گمراہ کرنیوالا قال فی

[illegible] ایمان کفر ومن انکر المعراج ای الاسراء الی [illegible] ثبوتہ بالنص القطعی وضللہ من انکرہ ای

المعراج [illegible] بالخبر المشہور انتہی اور شخص قائل علمیت شیطان [illegible] منکر ہے اون خصوصیات

کا جو اون احادیث سے ثابت ہیں [illegible] کہ اقرار اون خصوصیات کا بالضرور مستلزم ہوگا قول اعلمیت

حضرت رسالت کو نہ اعلمیت شیطان کو اور اسمیں کوئی تردد نہیں کہ قائل اعلمیت شیطان ایسے

قول کا نکالنے والا ہے جس سے تضلیل ہے امت سے کہ تمام امت میں کوئی اس

قول باطل کا قائل نہیں اور جس قول سے تضلیل جمیع امت ہو اوسکے قائل کے کفر میں تردد نہیں

کما فی الشفا وکذلک نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ انتہی

اب اگر قائل علمیت شیطان یا اوسکے حزب میں سے کوئی اوسکا حمایتی اوسکے اس

قول کے ایسی توجیہ کرے جس سے استلزام کفر نہو تو یہ عذر ایسا ہوگا جیسا کہ مثلاً [illegible]

مقرین شان حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کہڑی تھی اور وہ مسموع اور
مقبول ہوئی اور اوسپر حکم کفر بعد الایمان سبل فرمایا گیا کہ لا تعتذروا قد کفرتم بعد
ایمانکم **تنبیہ ضروری** دو امر کے بیان مین **اول** یہ کہ بکر جو عقیدہ مذکورہ زید کو
کفر و شرک بتاتا ہے اور اوس عقیدے والونکو کافر و مشرک ٹھہراتا ہے اس سے خود بکر
کافر و مشرک ہوگیا بچند وجوہ اول بوجہ موافق ہونے عقیدہ بکر کے عقائد کفار
و مشرکین اور منافقین اور یہود سے جیسا کہ سوال اول کے جواب مین اسکی تنقیح
گزر چکی دوسرے بوجہ منکر ہونے بکر کے اون آیات و احادیث صحیحہ صریحہ سے
جنسے ثبوت حصول علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے میسر ہے چنانچہ
اسکی بھی توضیح معلوم ہو چکی تیسرے بوجہ کافر و مشرک کہنے بکر کے اون محققین اور ائمہ دین
اور علماء صالحین معتبرین کو کہ جو معتقد اور قائل ہین موافق عقیدہ زید کے چوتھے حکم کفر
اوسپر بقدر شمار اون محققین اور علماے دین کے عائد ہوگا کہ وہ لاکھون کروڑون ہین
صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور مقلدین مذاہب ائمہ اربعہ سے جیسا کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما ان کان کما
قال والا رجعت الیہ رواہ البخاری و مسلم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نیز صحیح
بخاری و مسلم مین ہے لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک
الا حار علیہ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مین ہے کذلک یا مشرک ونحوہ رد المحتار مین
نہر الفائق سے منقول ہے المختار للفتوی فی جنس ہذہ المسائل ان القائل بمثل ہذہ المقالات
ان کان یعتقدہ کافرا کفر و در مختار مین وہابیہ سے ہے یکفر ان اعتقد المسلم کافرا انتہی
جامع الرموز مین ہے المختار انہ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ۔ انتہی قائلین اور معتقدین
موافق عقیدہ زید کے جو بہت سے اس تحریر مین مذکور ہین اور سواے انکے جنکو
معاذ اللہ بکر نے مشرک کافر بنایا ہے یہ محققین ذیل مین بعد جناب سرور عالم صلی اللہ

علم غیب علم سے ... حضرت ... امام ...
رضی اللہ عنہما حضرت معاذ بن جبل اور راوی حدیث فتجلی لی کل شیء کے حضرت حذیفہ بن
حضرت عمرو بن اخطب انصاری اور حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اور راوی
حدیث لا تسئلونی عن شیء الا بینته لکم حضرت عبد الرحمن بن عائش اور وغیرہم من
الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اور علامہ قسطلانی صاحب المواہب اور علامہ عینی شارح صحیح
بخاری اور صاحب تفسیر بحر الحقائق اور صاحب روح البیان اور علامہ ابن خازن اور امام
فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر علامہ شہاب خفاجی ابن حجر مکی امام محقق جلال الدین سیوطی علامہ
زرقانی شارح مواہب لدنیہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ کہ کثرہم اللہ تعالے
ونشر فرما حضرت شیخ نجم الدین کبرے اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علامہ کرمانی
صاحب خیر جاری شارح صحیح بخاری ملا علی قاری قاضی عیاض صاحب الشفا حضرت
محبوب سبحانی قطب الاقطاب عالم غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ جو فرماتے ہیں ۵
اطلعنی الرحمن من غیب علمہ ۞ یا ثابتین علما غیر علم الحقیقۃ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
رضی اللہ تعالے عنہ حضرت شیخ اکبر صاحب فتوحات مکیہ وغیرہم من المشایخ السلف
والخلف جنکے اسماء مبارک کی تفصیل میں نہایت طول ہے اور کسیقدر مفید جوابات
مفصلہ میں لکھدی ہے یہ اکابر خیر الامۃ سے بہترین متبعین حضرت رسالت ہیں جنکی
نسبت بکر کا یہ عقیدہ ٹھہرا کہ یہ کافر اور مشرک ہیں تو بکر کے کافر اور مشرک ہونے میں
کیا تردد اور شبہ ہوگا **امر ثانی** یہ کہ بکر مذکور نے السوال اور اوسکے [illegible] ورثا قائلین
اطلعیت علم شیطان کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوگی کیونکر ایسے عقیدہ والا جب
کافر اور مشرک ٹھہرا موافق روایات مفتی بہا کے تو خود اوسکی نماز کہاں ہوگی الا اوسکے
مقتدیوں کے ہوئے اور علاوہ اوسکے فرقہ وہابیہ کے اماموں کی تصانیف میں ایسے
کفریات بھرے ہوئے ہیں ایک چھوٹا رسالہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کا مسمی

المسلمین بطول بقائه کا ... کفریات ابو الوفا
کے مدلل بدلائل قاہرہ و براہین باہرہ مسطور ہیں تو واسطے ان کفریات کے اور ...
عقائد باطلہ اور اعمال ناشائستہ ... ہے ...
ارتداد کے نماز ... الکل ... شائع ... من ...
الخصلة والله سبحانه ورسوله اعلم وعلمه اتم واحکم وصلی الله تعالی علی من هو
الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم

وانا العبد ...

قد صح الجواب
واصاب من اجاب
العبد
محمد عبد الله ...
ابو ... سلیمان

الجواب صواب والمجیب مثاب





الجواب صحیح
العبد
محمد ... مدرس اول ...

ذلک کذلک
العبد
مرزا ... عفی عنه ...



بلا شک کتاب المسطور ... جاء الحق وزهق الباطل

الجواب ... فی ...
العبد
محمد حسین عفا الله عنه



العبد

هذا الجواب موافق بالسنة والكتاب والمجيب مثاب



اشعار رشک لولوء آبدار نتائج افکار گہر بار علامۂ زمان فہامۂ دوران
فاضل اجل عالم بے بدل [illegible] فضائل مجسم و قرآن [illegible]
[illegible] الدین جناب مولانا محمد عظیم الدین صاحب [illegible]
سلمہ ربہ المجیب [illegible]

تو خدا کی حکمت ہے [illegible] کافی
اور سال و حساب [illegible]
ہے علم غیب بلا [illegible]
عطیہ ہے خدا کے [illegible]
خدا ہے [illegible] علوم غیب [illegible]
دلیل [illegible]
یہ [illegible]
مضمون [illegible]
رسالہ میں جو ہیں [illegible] دلائل



نعم الجواب [illegible] التحقیق
[illegible]
حامد حسین عفا عنہ

دفعت [illegible]
علوم غیب [illegible]
تمامی لوح محفوظ [illegible]
حقیقی ہے قدیمی علم [illegible]
تو پھر کیونکر ہو شریعت کو [illegible]
جو ہے شان رسالت کا [illegible]
جو اجمال اسکو تفصیل او [illegible]
ہوئی تفصیل گو اجمال [illegible]
ہیں کافی اور وافی اور شافی
اوسکا فضل ہے سب کا کافی

ورود [illegible]
ازل سے تا ابد سب کا ہو [illegible]
مگر ذاتی نہیں ہے علم [illegible]
شریک اسمیں نہیں کوئی [illegible]
حدیث و آیت و اجماع [illegible]
یہاں ہر نہ وہاں اوسکی [illegible]
[illegible]
وے تحقیق مطلب [illegible]
مؤلف کو جزاے خیر دے حق



[illegible] مولوی علیم الدین صاحب [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد علی ما علمت [illegible] صل علی من علمته ما کان وما یکون [illegible]
نعلم وکان فضلک علیہ عظیما وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما۔ فی الواقع [illegible]
قول حق و صحیح اور [illegible] مردود و قبیح ہے حضرت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم

**تنبیہ** ناظرین کو چاہیے کہ جو ترجمہ حاشیہ پر ہے اوسکو بغور ملاحظہ فرماویں ورنہ بباعث تقدم و تاخر مطلب حاصل نہ ہوگا۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اولین و آخرین کا علم عطا ہوا یا شرق تا غرب عرش تا فرش
سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے قیامت تک کا
سب ماکان وما یکون انہیں بتایا اجلۂ دلائل کی کافی تفصیل قصیدہ سعادت مولانا الفاضل
الکامل الحبیب علیہ اعلی التقریب الحبیب میں فرمائی اور اگر کچھ نہ ہو تو قرآن عظیم شاہد عدل
حکم فصل ہے قال تعالی ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء وقال تعالی ما کان حدیثا یفتری
ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیء وقال تعالی ما فرطنا فی الکتب من شیء تو اول
جب قرآن مجید ہر شے کا بیان ہوا اور اہل سنت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو عرش
تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت
لوح محفوظ بھی ہے تو بالضرورۃ یہ بیانات محیطہ ان مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے
یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے قال تعالی وکل صغیر و کبیر
مستطر وقال تعالی وکل شیء احصینہ فی امام مبین وقال تعالی ولا حبۃ فی
ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین اور اصول میں مبرہن
ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل
نہیں ہوتا اور عام افادۂ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی بے دلیل
شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت نہیں نہ حدیث آحاد اگرچہ کیسی ہی اعلی درجہ کی صحیح
ہو عموم قرآن کی تخصیص کر سکے بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور
تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اس کے ذریعہ سے کسی ظنی سے تخصیص
ہو سکے تو بحمد اللہ تعالی نہ فقط نص صریح بلکہ آیات محکمہ سے روشن ہوا کہ ہمارے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے تمام موجودات جملہ ماکان وما یکون الی
یوم القیمۃ مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا
اور یہ علم قرآن عظیم کی تبیانا لکل شیء ہونے نے دیا اور ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام

۲۸

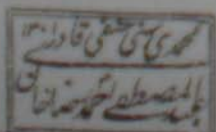
عبد الحق

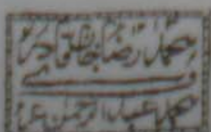
مجید کا ہے ہر آیت سورت کا نزول جمیع قرآن سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم
الصلوۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیک یا منافقین کے باب میں
فرمایا جائے لا تعلمہم ہرگز ان آیات کے منافی احاطۂ علم مصطفوی کا منافی نہیں آخر
نہ دیکھا کہ خود حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فتجلی لی کل شیء وعرفت
اور امام ترمذی اور بخاری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے معاذ اللہ شرک کہنا
قرآن عظیم پر تہمت رکھنا ہو۔ بصیرت کے اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الہی ذاتی ہے
اور علم خلق عطائی وہ واجب یہ ممکن وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ
نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقا یہ جائز الفنا وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل ان عظیم
تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنون کو یا مجد بکر شرک کے گمراہ بد دین
میں اصلا شبہ نہیں۔ رہا وہ دوسرا خبیث کہ اپنے اوس بزرگ لعین کے علم ملعون
کو علم اقدس حضور عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے زائد کہے اسکا
جواب اس کفرستان ہند میں کیا ہو سکتا ہے انشاء اللہ القہار روز جزا وہ ناپاک
اپنے کیفر کفر سے گندار کو پہنچیگا یہاں اسی قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحۃ محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو عیب لگانا ہے اور حضور کو عیب لگانا کلمہ کفر نہیں تو
اور کیا کلمہ کفر ہوگا۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا ولا
نعوذ باللہ من الغرور بعد الکور ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ
تعالی علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم



کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم







## تقریظ

الحمد لله والصلوٰة علی رسول الله وعلی آله واصحابه اجمعین ۔

رسول مقبول صلعم کو علم غیب انسانی یعنی بواسطہ تعلیم الٰہی تھا کما صحیحہ [illegible] السلام الملک

الصیبا اور یہ شبہ کہ آپکو اتہام عائشہ صدیقہ کا علم قبل وحی متلو کی [illegible] کل خطا ہے

کیونکہ آپ نے قسم کھا کر فرما دیا تھا کہ مجھکو اپنے اہل کی خیریت کا یقین ہے کما فی صحیح

بخاری شریف جلد دوم فقام رسول الله صلعم من یومه فاستعذر من عبد الله

بن ابی وهو علی المنبر فقال یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی

اذاه فی اهلی والله ما علمت علی اهلی الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت علیه الا

خیرا اور یہ شبہ کہ جو باعلام الٰہی ہو وہ علم غیب نہیں سراسر باطل ہے کیونکہ [illegible] اسکو

غیب فرمایا ہے ذلک من انباء الغیب نوحیه الیک الآیة دوسری جگہ تلک من

انباء الغیب نوحیها الیک الآیة یا منکرین [illegible] اسبات سے کہ غیب وہ [illegible]

جو حواس ظاہرہ و باطنہ سے خارج ہو کما فی التفسیر الکبیر الثانی وهو قول جمهور المفسرین

ان الغیب هو الذی یکون غائبا عن الحاسة وفی مجمع البحار الغیب ما غاب

عن العیون سواء کان محصلا فی القلب او لا وفی التفسیر العزیزی غیب نام آن چیزیست

کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ خارج باشد مثل ذات و صفات بیچون و ملائکہ و [illegible]

و روز آخرت و آنچہ دران روز موجود است اسی تفسیر میں ہے غیب نام آن چیزیست

کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ غائب باشد حاضر نا مشاہدہ و جدان دریافت شود

اسباب و علامات آن نیز در عقل و فکر در نیاید و جہات و استدلال دریافت شود و [illegible]

غیب مختلف باشد پیش کور مادر زاد عالم الوان غیب ست و عالم اصوات و نغمات [illegible]

شہادت و پیش عنین لذت جماع غیب ست و پیش فرشتها الم گرسنگی و تشنگی غیب ست

و دوزخ و بہشت شہادت لہذا این قسم غیب را اضافی گویند انتہی شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی [illegible]

۳۰

ترجمہ مشکوۃ میں تحت حدیث خمس لا یعلمہن الا اللہ کے ارقام فرماتے ہیں مراد
آنست کہ بے تعلیم الٰہی بحساب عقل ہیچ کس ایں پنج را نتواند دانست از امور غیب اند کہ عز شانہ
نداند مگر آنکہ رب تعالیٰ از نزد خود کسے را بدانانند یعنی بوحی و الہام اور آور ... شب کہ خالق اور
مخلوق کا علم برابر ہے یہی باطل کیونکہ خالق کا علم ذاتی ہے اور مخلوق کا بالعطا خالق قدیم مخلوق حادث
حادث شامل دونوں میں کسی نسبت ہونا بعید ہے۔ الراقم المتشرع ... محمد ...
... محمد عمادالدین عفا عنہ خلف جناب پیشوا رہبران طریقت کاشف اسرار حقیقت
قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مخزن برکات جامع الحسنات مرحوم علمی حقیقت آگاہ
محمد افضل شاہ صاحب حنفی قادری ... جناب کمالات مآب فضیلت اکتساب
طریقت انتساب حضرت مولانا و اولانا و بالفضل اولٰنا و استاذنا مخدوم الانام مرشد خاص
و عام مظہر فیض الٰہی مصدر فضائل نامتناہی سایۂ افضال بر کمال ایزدی حامل ...
سرمدی محقق حقائق دین محمدی مدقق دقائق شرع متین احمدی کاشف دقائق معقول
و منقول واقف حقائق فروع و اصول ماہر علوم تفسیر کلام ربانی رہنمائی علوم فقہ و معانی ...
... علم حکمت و نسخہ ہدایت کتاب فنون حنفی مذہب ادیب مجمع علم و عمل مرکز دائرہ
حل و کل منبع کمالات بحر بیپایان معدن فتوحات فراوان مقبول بارگاہ رب المشرقین
والمغربین قبلہ کونین کعبۂ دارین معارف آگاہ قدوۂ دستگاہ جناب مولانا مولوی ابوالبرکات
سراج الدین محمد سلامت اللہ شاہ صاحب بھیوری ادام اللہ فیضانہم و عم نوالہم و فضلہم
و شموس اطلالہم و اقبالہم

تقریظ و تقریر دلپذیر مخدوم و مکرم معظم و معزز ذو المجد و الخلق الکریم جناب
سید مولانا مولوی محمد حکیم صاحب قائم گنجوری ... مجددی العلی برحمۃ ربہ القوی

... بالغیب کو باعتبار ... مستجاب ... و اخص ... سلسلہ ... و اخلاص ... کو واسطے ... آفتاب ...

۱۳۱

بخش بصارت وشنی مین مشیر گم گشتگان بوادی ظلمت ضلالات نشان شاہراہ ہدایت بخیر حاصل

عنایات ایزدی ماثر الازام ہو گئی یہ فتوی جو بصورت کتاب طبع ہوا اور جامع کمالات صوری و معنوی

عالم بے عدیل فاضل بے مثیل عارف صمدانی سید احمد جامع معقول و منقول عالم فروع و اصول عالی

بارگاہ صفاء آگاہ اسمی و ہادی ابوالاثر کار سلطان الدین جناب مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب

[redacted] جواب سوال لکھا گیا ہو منقولی علوم [redacted]

[redacted] کو عنایت ... الصار ھم شفاف ... فخر زمین و زمان حبیب خدا محبوب کبریا

مقام دنی فتدلی کی مدارج ظاہری و باطنی کر گئے اون عدیل ... کی ... ومشہور

ذلک ھو الخسران المبین کا مصداق بنایا العیاذ باللہ ... خصوص علم بالغیب جناب رسالت

مآب ہو ایک گروہ منکر ہو ... وعید ... خدائی ... خصوص علم غیب جناب ختمی

مآب کو آیات و احادیث سے اس خوش اسلوبی کیساتھ ثابت کیا ہو کہ ... سو جواب علم

بالغیب مین بخیال بالذات موجب تذبذب و گمراہی تھا اوسکو تفصیل و تصریح بالعطا

بالکل اوٹھا دیا ۔ مین یقین کیساتھ کہتا ہون کہ فرقہ منکرین لفظ بالعطا کو علم غیب کیساتھ

ملا کر دیکھے تو بیہ ضرور از گروہ خود پشیمان ہونگے کیونکہ عطیہ خداوندی کا انکار صریح تکذیب

کلام الٰہی ہوتی ہو معاذ اللہ منہا ۔ مین کہتا ہون کہ گروہ منکرین علاوہ نجات ... وجود

ولعیون آیات قرآنی کے خالبا آیۃ الکرسی سے بھی ناواقف محض ہین کیونکہ لا یحیطون

من علمہ الا بما شاء مین لفظ بما شاء مثبت علم بالعطا ہی اور یہی مذہب اہل تحقیق ہے

کیونکہ کوئی مذہب ... ہی علم بالذات کو خصوصیات ذات ... ہے

اسی فتوی کی آخری حصہ مین سوال تقابل علم نبی علیہ السلام و شیطان علیہ اللعن دیکھکر کمال

حیرت و تعجب ہے اور ... بیساختہ یہ کلمات نکل گئی کہ ... قوم ایسی بھی تیرہ خیری مین

ہو ... ابلیس ... علم کا تقابل ہی نہین کرتی بلکہ ... اوسی ... کو ترجیح

دیتی ہو عقیدہ ... کفر ہی ۔ سبحانک ھذا بہتان عظیم ۔ (بقیہ برحاشیہ)